علاج کے لیے تعویذ جلانا کیسا؟

ریفرنس نمبر pin 5948 تاریخ 16-12-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض عاملین ایک کاغذ پہ قرآن پاک کی متعدد آیات اور دیگر مقدس نام لکھ کر لپیٹتے ہیں اور پھر کسی روحانی مرض کی شفایابی کے لیے اسے جلا کر دھونی لینے کا کہتے ہیں، تو کیا ایسے کاغذ کو جلایا جا سکتا ہے جس میں قرآن کریم کی آیات اور پاکیزہ نام لکھے ہوں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن کریم کی ہر آیت کا ادب واحترام مسلمانوں پر لازم ہے۔ کتب فقہ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ جب قرآن کریم بوسیدہ ہو جائے اور پڑھنے کے قابل نہ رہے، تو اسے کسی محفوظ اور پاک جگہ دفن کر دیا جائے یا مخصوص احتیاطوں کے ساتھ دریابُرد کر دیا جائے، اسے جلانا، جائز نہیں، جب ناقابلِ انتفاع ہونے کی صورت میں جلانا، جائز نہیں، تو متعدد آیات صحیح وسالم ہونے کی صورت میں خواہ تعویذ کی صورت میں ہوں، جلانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یونہی اسمائے مقدسہ مثلاً: اللہ عزوجل، انبیائے کرام، صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے اسمائے گرامی کو جلانا بھی منع ہے۔ لہذا عاملین کی طرف سے اگر ایسے تعویذ دیئے جائیں، جن میں آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے مقدسہ ہوں، انہیں جلانا بلاشبہ ان کے ادب و احترام کے خلاف اور سخت ممنوع ہے۔

ناقابلِ انتفاع قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق رد المحتار میں ہے: ”فی الذخیرہ المصحف اذا صار خلقاً وتعذر القراۃ منہ، لا یحرق بالنار، الیہ اشار محمد وبہ ناخذ“ ترجمہ: ذخیرہ میں ہے کہ

مصحف جب بوسیدہ ہو جائے اور اس سے قراءت نہ کی جاسکے، تو اسے آگ میں نہ جلایا جائے۔ اسی کی طرف امام محمد علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیاہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد9، صفحہ696، مطبوعہ پشاور)

دیگر مقدس اوراق جلانے کے متعلق درمختار میں ہے:"الکتب التی لا ینتفع بھا یمحی عنھا اسم اللہ وملائکتہ ورسلہ ویحرق الباقی ولا باس بان تلقی فی ماء جار، کما ھی او تدفن وھو احسن "ترجمہ: وہ کتابیں جو قابل انتفاع نہ رہیں، ان میں سے اللہ عزوجل، فرشتوں اور رسولوں کے نام مٹاکر بقیہ کو جلادیا جائے یا وہ کتابیں جس حالت میں ہوں، اسی طرح انہیں جاری پانی میں بہادیا جائے یا دفن کردیا جائے اور دفن کرنا زیادہ اچھاہے۔"

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ696، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"مصحف کریم کا احراق جائز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ376، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرمایا:"قواعد بغدادی و ابجد اور سب کتب غیر منتفع بہاماورائے مصحف کریم کو جلادینا بعدِ محوِ اسمائے باری عزاسمہ اور اسمائے رسل وملائکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین کے جائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ339، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

08ربیع الثانی1440ھ16دسمبر2018ء

دارالافتاء اہلسنت
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے